ایک سائل کا سوال اور اس کا جواب تحریر کیا ہے اور یہ وہ حدیث ہے جس کی بنا پر ابو بکر محمد بن حسن بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری نے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ بیان کیا مجھ سے ابو طالب زید بن اخرم نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو داؤد نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے قاسم بن فضل نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے یوسف بن مازن راشی نے اس نے کہا کہ حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام نے معاویہ کی بیعت مندرجہ ذیل شرائط پر کرلی ہے۔

۱۔ معاویہ کبھی بھی خود کو امیرالمومنین نہیں کہلائے گا۔

۲۔ وہ ان کو اپنے بیان کی گواہی میں طلب نہ کرے گا۔

۳۔ وہ حضرت علیؑ کے شیعوں کے کبھی درپے آزار نہ ہوگا۔

۴۔ میرے والد کے ساتھ جو لوگ جنگ جمل اور جنگ صفین میں قتل ہوئے ہیں ان کی اولاد کو ایک ایک ہزار درہم تقسیم کرے گا اور یہ دارابجرد کے خراج سے دے گا۔

اس کے بعد یوسف مازن کہتا ہے کہ یہ دیکھئے کتنے لطیف پیرائے سے امام حسن علیہ السلام نے معاویہ کو امیرالمومنین کے عہدہ سے ہٹایا نیز یوسف مازن یہ بھی کہتا ہے کہ میں نے قاسم بن محیمہ کو بیان کرتے ستا وہ بیان کررہا تھا کہ معاویہ نے ان شرائط میں سے کسی ایک پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور میں نے امام حسن علیہ السلام کے اس خط کو پڑھا ہے جو آپ علیہ السلام نے معاویہ کو تحریر کیا تھا اور جس میں آپ علیہ السلام نے اس کے ان تمام مظالم و جرائم کو گنوایا جو اس نے خود آپ جناب علیہ السلام کے ساتھ اور شیعیان علی علیہ السلام کے ساتھ کئے تھے چنانچہ آپ علیہ السلام نے ان مظالم کی فہرست کو عبداللہ بن یحییٰ حضرمی اور ان کے ساتھ قتل ہونے والوں کے ذکر سے شروع فرمایا۔

اب میں (یعنی مصنف علیہ الرحمہ) کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام پر رحم کرے جو کچھ یوسف بن مازن نے حضرت امام حسن علیہ السلام اور معاویہ کے متعلق تحریر کیا ہے۔ یہ اہل عقل و تمیز کے نزدیک جنگ بندی کے لئے معاہدہ کہا جائے گا (نہ کہ بیعت) آپ خود ہی دیکھ لیں انہوں نے خود چند سطروں کے بعد یہ کہہ دیا کہ مگر معاویہ نے امام حسن علیہ السلام سے جو معاہدہ کیا تھا اس کو پورا نہیں کیا یہ نہیں کہا آپ جناب علیہ السلام نے ان شرائط پر اس کی بیعت کی۔ لیکن یہ دعویٰ کرنے والے جو غلط دعویٰ کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا شرائط پر بیعت ہوئی مگر معاویہ نے ان شرائط کو پورا نہ کیا اول تو اس سے حضرت امام حسن علیہ السلام پر تو کوئی الزام عائد نہیں ہوتا اور پھر سب سے بڑی اور مستحکم دلیل جو ان بحث کرنے والوں کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہے وہ عہد ہے جو آپ علیہ السلام نے معاویہ سے لیا تھا کہ وہ خود کو امیرالمومنین کبھی نہیں کہلائے گا اور امام حسن علیہ السلام اپنی نظر میں تو لامحالہ مومن تھے اس لئے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ معاویہ ان پر حاکم اور امیر نہ ہوگا۔ اس لئے کہ امیر وہ ہے کہ حکم دے اور اس کے حکم کی تعمیل کی جائے چنانچہ امام حسن علیہ السلام نے اس تدبیر سے معاویہ کی امارت کو اپنی ذات پر سے ساقط کردیا نیز امیر وہ ہوتا ہے